سوال

(28) نظر کا لگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نظر بد لگتی ہے یا نہیں تفصیل کے ساتھ جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نظر بالکل لگتی ہے اس کے متعلق احادیث صحیحہ کے اندر موجود ہے جو کہ صحاح ستہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں آپ ﷺ کے دور کا ایک واقعہ بھی بیان ہے کہ ایک آدمی کو کسی غیر مسلم آدمی کی نظر بد لگی اور اس کو بہت تکلیف ہوئی، پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ غسل کرکے اس کا پانی دے دے پھر اس پانی سے اس نظر والے آدمی کو نہلایا گیا۔ نفع و نقصان بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کو شرک سمجھنا غلط ہے۔ اصل حقیقت پر پوری طرح غور نہیں کیا گیا ہے بات دراصل یہ ہے کہ یہ دنیا عالم اسباب ہے جہاں پر انسان کو عمل کرنا پڑتا ہے، دین، دنیا اور رزق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے اگرچہ ہر چلنے پھرنے والی چیز کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي ٱلۡأَرۡضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزۡقُهَا (ھود:١٦)

''تاہم انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ حصول رزق کے لیے جدوجہد کرے، اس کے حصول کے اسباب تلاش کرے۔''

باقی نتیجہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کوئی انسان اس قسم کی جدوجہد نہیں کرتا اور اس کو رزق نہیں ملتا تو یہ اس کا قصور لکھا جائے گا کہ جہاں پر اس کو امر تھا وہاں پر اس نے قصور کیا۔ تو جس طرح رزق کے لیے جدوجہد کرنے والے کو کچھ حاصل ہوا تو واقعی وہ اس کی کوشش کا نتیجہ کہا جائے گا لیکن اس کی وجہ سے یوں نہیں کہا جائے گا کہ اس کے سبب کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالی نعوذ باللہ رازق نہیں رہا بلکہ انسان خود رزق حاصل کرتا ہے ہرگز نہیں، اس کے باوجود رزاق اللہ ہی ہے کیونکہ اس نے ہی تو ان اسباب کو حصول رزق کا سبب بنایا ہے اگر اللہ تعالی ان اسباب سے یہ لیاقت یا فائدہ نکال دے تو وہ سراسر بیکار ہوجائیں گے بعینہ اسی طرح نفع و نقصان یقینا اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے لیکن اس جہاں میں ان دونوں کے اسباب بھی اللہ تعالی نے پیدا کئے ہیں جو بھی ان کو اختیار کرتا ہے اس کو نفع یا نقصان ملتا ہے۔ یہ اسباب بذات خود نافع یا ضار نہیں ہے، لیکن اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ان میں نفع یا نقصان رکھا ہے مثلا کوئی انسان کسی کو قتل کرتا ہے تو وہ آدمی مرجاتا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ محی و ممیت اللہ تعالی کی ذات ہے پھر نظر بد کو شرک کہنے والوں کے مطابق قاتل انسان مارنے والا نہیں ہے کیونکہ مارنے والی تو اللہ کی ذات ہے۔

لہذا جو یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کو قتل کردیا تو اس نے گویا کہ ان کے کہنے کے مطابق شرک کیا اور قاتل کو بھی کوئی سزا نہیں ملنی چاہیئے کیونکہ مارنے والا تو وہ ہے ہی نہیں۔ حالانکہ پوری

دنیااس کوقاتل اورخون کرنے والاکہے گی دوسرے کسی کے دل میں یہ بات بھی پیدانہیں ہوئی کہ اس طرح کہنے سے وہ مشرک ہوجائے گا۔ کیونکہ اصل حقیقت اس طرح ہے کہ

اس دنیا کواللہ تعالی نے عالم اسباب بنایا ہے اوراس میں اپنے اٹل قانون بنائے ہیں کہ جواس طرح کرے گااس کااٹل طورپر یہ نتیجہ نکلے گایا کوئی کسی کو کسی چیز سے قتل کرنے کاارادہ کرے یا عملی قدم اٹھائے پھر اگراللہ تعالی کی طرف سے اس کی مشیت بھی اس کے موافق ہے تواس کے مرنے کا نتیجہ نکلے گااورجوزہر کھائے گااس کا نتیجہ یہ نکلے گاکہ وہ آدمی مرجائے گااورجوکوئی صحیح دواستعمال کرے گااس کو صحت عطاہوگی بہرحال ہر ذرہ برابر کے متعلق مولی کریم نے ایک قانون اورسنت جاریہ قائم کردی ہے اوراس کے نتائج مقرر کردیئے ہیں۔

لہذاانسان نافع یاضار کوئی بھی کام کرے وہ چونکہ اللہ دتعالی کے مقرر کردہ قانون اورنتیجہ کے مطابق وجودمیں آیا ہے لہذاوہ اللہ تعالی کی طرف سے ہوااورانسان کی طرف اس کی نسبت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس نے اس سلسلہ میں اپنی کوشش کی اورمقرر کردہ نتیجہ کے حصو کا سبب بنا۔ یعنی نفع ونقصان کاانسان صرف سبب بنتا ہے اوراس کے نتیجہ کےلیے وہ کوشاں رہتا ہے اس لیے اس کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے۔ جرم یااجر بھی اس کوشش کی وجہ سے ملتا ہے اورایک آدمی اگرکسی کوگولی مارتا ہے تواس کومارنے والااللہ تعالی ہے لیکن گولی مارنے کامرتکب وہی قاتل ہے مطلب کہ انسان کوسب کچھ اس کی کوشش اوراسباب کواختیار کرنے کی وجہ سے ملتا ہے ورنہ وہ مکمل نتیجہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی نکالتا ہے اوراسی نے ہی فعل کا نتیجہ متعین فرمایا ہے یہی وجہ ہے بسااوقات کئی لوگ گولیاں لگنے کے باوجودبچ جاتے ہیں یاکوئی آدمی زہر کھانے کے باوجودبچ جاتا ہے کیونکہ اصل مارنے والی تواللہ کی ذات ہے اس کومارنا نہیں تھالہذاوہ بچ گیاتاہم جس نے گولی ماری یازہر کھایاوہ جرم سے آزادنہیں سمجھا جائے گا کیونکہ اس کے ہاتھ وہی تھاجواس نے کیا یقینا وہ گناہ اس کھاتے گا پھراللہ چاہے تواس کومعاف کردے، چاہے تواس کوسزادے۔ باقی گولیوں کایازہر کھانے کانتیجہ ''مرنا''اس آدمی کے ہاتھ میں نہیں تھا۔

لہذاقدرت کے ارادہ کے ماتحت وہ بچ گیامگرزہر کھانے والااورگولیاں مارنے والاآپنی کوشش اوراسباب کی وجہ سے گنہگارضرورہوگا۔ بعینہ اسی طرح نظربدکوبھی اللہ تعالی نے دوسرے کونقصان پہنچانے کاسبب بنایا ہے لیکن اگراللہ نے نہیں چاہاتونظربدنہیں لگے گی۔ باقی اگرنظربدلگانے والااندرونی حسدیابغض کی وجہ سے نظربدلگاتا ہے تواس کا ضروراس کوگناہ ملے گاپھرآگے نظربدلگے یانہ لگے لیکن اگرحسدیابغض کی وجہ سے نہیں بلکہ غیرارادی طورپریاکسی کوئی چیزپسند آئی اوراس کونظربدلگ گئی تواس پرکوئی گناہ نہیں ہے یہی سبب ہے کہ حدیثوں میں واردہے کہ اپنے آپ پراوراپنے مال ومتاع اوراولادپر بھی نظربدلگ جاتی ہے حالانکہ اپنے مال متاع اولاد کاتوہر کوئی خیرخواہ ہوتا ہے، اس لیے ہمیں یہ سکھایاگیا ہے کہ اپنی یاکسی اورکی کوئی چیزاگرپسند آجائے تو''ماشاءاللہ لاقوۃ الاباللہ بارک اللہ فیہا'' کے الفاظ کیے جائیں ان شاءاللہ نظرنہیں لگے گی۔

اسی طرح سحر کوبھی اللہ سبحانہ وتعالی نے نقصان کاسبب بنایا ہے خودیہودیوں نے نبی کریم ﷺ پرسحر کیاجس کی وجہ سے آپ ﷺ پرکچھ عرصہ جسمانی تکلیف لاحق رہی، آپ ﷺ کے تودرجات اللہ تعالی نے بلندترکئے لیکن یہودی اس سبب کی وجہ سے سنگین گناہ کامرتکب بناجس کاانتہائی ہولناک نتیجہ قیامت کے دن اس کھاتے گا لیکن اگر اللہ تعالی نہ چاہے تواس سحر سے بھی مسحورکوکوئی نقصان نہ پہنچے۔

وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (البقرۃ:۱۰۲)

لیکن جس نے سحر کیاوہ ہوگزگناہ سے نہیں بچ سکے گا۔

خلاصہ کلام کہ نظربدوغیرہ صرف اسباب ہیں جوکہ خوداللہ نے پیداکئے ہیں پھرجوکوئی ان اسباب کے دامن میں آئے گاوہ اس گناہ کامرتکب لکھا جائے گا۔ دوسرے کواس کانقصان پہنچے یانہ پہنچے کیونکہ وہ تواسباب کوکام میں لاچکااوراس کے ہاتھ میں بھی صرف یہی تھاباقی نظربدلگانے کوشرک کہنے والوں کے خیال کے مطابق کوئی بھی مجرم مجرم نہیں ہے اگرچہ وہ قاتل ہی کیوں نہ ہوکیونکہ ممیت (مارنے والی ذات) اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے اوراگرکوئی زہر کھائے تووہ خودکشی کامرتکب نہیں لکھا جائے گا کیونکہ ماننے والی ذات اللہ تعالی کی ذات ہے۔ جودوسرے کومارنے والاکہے وہ ان حضرات کے کہنے کہ مطابق شرک ہے پھربتائیں کہ دنیامیں کوسی بات شرک سے آزادرہے گی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر 204

محدث فتویٰ